

"جماعت المؤمنین یعنی کلیسیا"
ایٹھویا کا حبشی خوبہ

(Music)

- زیدی: نا نیلہ، کیا آپ نے کام ختم کر لیا ہے۔
 نا نیلہ: جی زیدی۔
 زیدی: تو آؤ چلیں۔ ہمیں ویر ہو رہی ہے۔
 نا نیلہ: چلتے ہیں۔ مجھے یاد کہ کل مجھے جنا سے ملنا ہے۔ جو میرے ساتھ کام کرتی ہے لیکن یہ سوچ کر مجھے الجھن ہو رہی ہے کہ اُس کا گھر بہت دُور ہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگتا ہے۔ تاریک گلیوں اور مشکل راستوں میں سے گز رنا پڑتا ہے۔ میں سوچ رہی ہوں نہ جاؤں۔
 زیدی: کیوں نا نیلہ۔ کیا تمہیں یا د نہیں عیسیٰ مسیح میلوں سفر کرتے تھے۔ ایک لمبا سفر کر کے انہوں نے سامری عورت سے گفتگو کی اور اس عورت کی وجہ سے پورا قصبہ بچ گیا۔
 نا نیلہ: زیدی۔ آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ مجھے سُستی نہیں کرنی چاہیے۔ میں جاؤں گی۔ میں نے کل اُس عورت سے ملنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔
 زیدی: شکریہ نا نیلہ۔ لیکن اب جلدی کرو ہمیں عبادت میں وقت پر پہنچنا ہے۔
 (موسیقی، دروازے کی گھنٹی بجتی ہے اور دروازہ کھلتا ہے)
 ناصر: ہیلو انکل زیدی۔ آئی نا نیلہ! آپ کا کیا حال ہے۔
 نا نیلہ: میں ٹھیک ہوں۔
 زیدی: آپ سب کیسے ہیں۔ ہمیں ویر تو نہیں ہوئی۔

عادل: نہیں۔ ہم عبادت شروع کرنے ہی والے تھے۔

ندیم: خداوند کا شکر ہو سب خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ آئیں اپنی عبادت شروع کریں۔
میرے ساتھ کتاب مقدس بائبل میں سے نکالیں۔ اعمال کی کتاب، اُس کا آٹھواں باب اور
26 تا 40 آیات پڑھیں گے۔ یہ آیات ایک خوبے کے بارے میں ہیں جو ایتھوپیا کا ایک افسر
تھا۔ یہ آیات ہم باری باری پڑھیں گے۔ شمیم آپ شروع کریں۔
شمیم: (صفحہ لٹنے کی آواز)

پھر خداوند کے فرشتے نے فلپس سے کہا کہ اٹھ کر دکھن کی طرف اُس راہ تک جا جو
یروشلم سے غزہ کو جاتی ہے اور جنگل میں ہے۔ وہ اٹھ کر روانہ ہوا تو دیکھا ایک حبشی خوبے آ رہا تھا وہ
جھیوں کی ملکہ کندا کے کا ایک وزیر اور اُس کے سارے خزانے کا مختار تھا اور یروشلم میں عبادت
کے لئے آیا تھا۔

عادل: وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہوا اور سعیاہ نبی کے صحیفہ کو پڑھتا ہوا واپس جا رہا تھا۔ رُوح نے
فلپس سے کہا کہ نزدیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہو لے۔

پروین: پس فلپس نے اُس طرف دوڑ کر اُسے سعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھتے سنا اور کہا کہ جو پڑھتا
ہے اُسے سمجھتا بھی ہے؟ اُس نے کہا یہ مجھ سے کیوں کر ہو سکتا ہے جب تک کوئی مجھے ہدایت نہ
کرے اور اُس نے فلپس سے درخواست کی کہ میرے پاس آ بیٹھ۔

زیدی: کتاب مقدس کی جو عبارت وہ پڑھ رہا تھا، یہ تھی کہ لوگ اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے
کو لے گئے اور جس طرح بڑھاپے بال گترنے والوں کے سامنے بے زبان ہوتا ہے اسی طرح وہ
اپنا منہ نہیں کھولتا۔ اُس کی پست حالی میں اُس کا انصاف نہ ہوا اور کون اُس کی نسل کا حال بیان
کرے گا؟ کیونکہ زمین پر سے اُس کی زندگی منائی جاتی ہے۔

نایلہ: خوبے نے فلپس سے کہا میں تیری منت کر کے پوچھتا ہوں کہ نبی یہ کس کے حق میں کہتا

ہے؟ اپنے یا کسی دوسرے کے؟ فلپس نے اپنی زبان کھول کر اسی نوشتہ سے شروع کیا اور اُسے
یسوع کی خوشخبری دی۔

اکبر: اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پر پہنچے۔ خبیہ نے کہا دیکھ پانی موجود ہے۔ اَب
مجھے پتہ سمہ لینے سے کون سی چیز روکتی ہے؟

عجبت: پس فلپس نے کہا کہ اگر تُو دل و جان سے ایمان لائے تو پتہ سمہ لے سکتا ہے۔ اُس
نے جواب میں کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ پس اُس نے رتھ کو کھڑا
کرنے کا حکم دیا اور فلپس اور خبیہ دونوں پانی میں اتر پڑے اور اُس نے اُس کو پتہ سمہ دیا۔ جب وہ
پانی میں سے نکل کر اُپر ائے تو خداوند کا روح فلپس کو اُٹھائے لے گیا اور خبیہ نے اُسے پھر نہ دیکھا۔
کیونکہ وہ خوشی کرتا ہوا اپنی راہ میں چلا گیا۔ اور فلپس اشد و میں آ نکلا اور قیصر یہ میں پہنچنے تک سب
شہروں میں خوشخبری سنانا گیا۔

ندیم: کون اس حصے پر جو ہم نے پڑھا ہے، اظہار خیال کرنا شروع کرے گا۔

پروین: میں کروں گی۔

ندیم: جی پروین۔

پروین: ایتھوپیا کا حبشی خبیہ کندا کے کی ملکہ کا وزیر تھا جو ایتھوپیا پر حکومت کرتی تھی۔ وہ اُس
کے خزانے کا ذمہ دار تھا۔ جس وقت وہ فلپس سے ملا وہ یہودی تھی۔ یہی وجہ ہے بائبل مقدس بیان
کرتی ہے وہ یروشلیم کو عبادت کے لئے جا رہا تھا۔ وہ سعیاہ نبی کی کتاب سے پڑھ رہا تھا۔ مشرقی
اقوام میں بہت سے خوجے اعلیٰ عہدے رکھتے تھے اُن کے پاس اختیار اور دولت ہوتی تھی۔ بالکل
فرعون کے محل کے محافظوں کی طرح جیسے فوطینار، ساقی اور نان پز۔

ندیم: کون کچھ اور کہنا پسند کرے گا۔

زیدی: میں کہوں گا۔

ندیم: جی زیدی۔

زیدی: میں نے موسیٰ کی شریعت کی کتاب میں پڑھا تھا فوجوں کے لئے خدا کے مجمع میں داخل ہونا ممنوع تھا۔ یہ استثنا کی کتاب میں صاف طور پر دیا گیا ہے۔ 23 باب 1 آیت میں لکھا ہے ”جس کے نھے کچلے گئے ہوں یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ خداوند کی جماعت میں آنے نہ پائے۔“ لیکن خدا پھر۔ سعیاہ نبی کے صحیفے میں اپنے مجمع میں شامل ہونے کی اجازت دیتا ہے اور اپنے ساتھ مقام حاصل کرنے کے وعدے کرتا ہے۔ اسی لئے۔ سعیاہ 56 باب 7 آیت میں لکھا ہے۔ کیونکہ یہ ہے جو خداوند کہتا ہے اُن فوجوں سے جو میرے سہول کو مانتے ہیں اور اُن کاموں کو جو مجھے پسند ہے اختیار کرتے ہیں اور میرے عہد پر قائم رہتے ہیں۔ میں اُن کو اپنے گھر میں اور اپنی چار دیواری کے اندر ایسا نام و نشان بخشوں گا جو بیٹوں اور بیٹیوں سے بڑھ کر ہوگا۔ میں ہر ایک کو اُبدی نام دوں گا جو مٹایا نہ جائے گا۔

ندیم: بالکل یہی ہے جو خدا نے ہمارے ساتھ اپنے بیٹے عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے کیا۔ خدا کے سامنے ہم گناہوں اور قصوروں کی وجہ سے رد کئے جانے کے بعد صلیب پر اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی موت کے وسیلے بحال ہوئے۔

گھبت: جی ہاں، میں بھی اپنے گناہوں کے سبب سے ڈو کو رد کیا ہوا محسوس کرتی تھی مگر جب میں نے خدا کی محبت کو محسوس کیا اور جانا کہ جیسی میں ہوں وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ میں اُس کے پاس آئی۔ اُس نے میری زندگی کو رد کرنے کی بجائے قبولیت کی طرف بدل دیا۔ یہی وجہ ہے میں آج آپ کے ساتھ ہوں۔

ندیم: خدا کی تعریف ہو۔ ہمارا خدا سچ مچ عظیم ہے۔

شمیم: ندیم بھائی، میں بھی کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

ندیم: جی شمیم۔

شمیم: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خدا کی شریعت نے ایتھوپیا کے خوچہ کو خدا کے مجمع میں ہونے کا حق نہ دیا مگر خداوند نے خاص طور پر اس کے مشکل گزار جنگل کی طرف بروشلیم سے غزہ جانے کے لئے حضرت فلپس کی رہنمائی کی۔ اس کا مطلب ہے کہ خداوند نے حضرت فلپس کو خاص طور پر اس ایتھوپیا کے حبشی سے گفتگو کرنے اور ہتسمہ دینے وہاں بھیجا۔ کیونکہ ہم پڑھتے ہیں کہ ایتھوپیا کے حبشی کو ہتسمہ دینے کے بعد خداوند کا روح حضرت فلپس کو کسی اور جگہ لے گیا اور خوچہ نے پھر دوبارہ انہیں نہ دیکھا۔

ندیم: یہ سچ ہے۔ خداوند عیسیٰ مسیح ہم میں سے ہر ایک کو بھی نام لے کر ڈھونڈ رہا ہے۔ ہم ان کے نزدیک بہت خاص اور قیمتی ہیں۔

اکبر: خداوند کا شکر ہو۔ ہم اتنے خاص اور قیمتی ہیں۔ کیونکہ اسی نے ہم کو پیدا کیا ہے۔

نائیلہ: ندیم بھائی، کیا میں کچھ کہہ سکتی ہوں۔

ندیم: جی نائیلہ بہن۔

نائیلہ: عبادت میں آنے سے پہلے میں زیدی کو بتا رہی تھی کہ کل میں نے ایک سہیلی کو ملاقات کا وقت دے رکھا تھا جس کا نام ہا ہے۔ اور وہ ہمارے گھر سے بہت ڈورنگ وٹا ریک گلیوں میں رہتی ہے۔ میں وہاں نہیں جانا چاہتی تھی مگر زیدی نے مجھے عیسیٰ مسیح کے بارے میں یاد دلایا جب وہ خاص طور پر سامری عورت سے ملنے گئے۔ اور پھر ہم نے پڑھا ہے کہ کس طرح حضرت فلپس خاص طور پر ایتھوپیا کے حبشی سے ملے گئے۔ اب میں محسوس کرتی ہوں کہ خدا نہیں چاہتا کہ ہم کوشش یا اپنے وقت کے ساتھ جو دغرض ہوں۔ بلکہ آزادی سے وقت دیں اور کوشش کریں کیونکہ وہ خداوند کو بہت عزیز ہیں۔

اکبر: ندیم انکل ہمیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

ندیم: جی اکبر۔

اکبر: یہ واضح ہے کہ ایتھوپیا کا خبیہ خدا کے لئے متلاشی دل رکھتا تھا کیونکہ وہ یروشلیم کو عبادت کے لئے جا رہا تھا اور وہ اپنے زتھ میں یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھا رہا تھا۔ اس لئے خدا نے اُس کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔

ندیم: اکبر، آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے جو خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ کرتا ہے۔ وہ دل کو چاہتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ آیا ہم سچ مچ اُسے چاہتے ہیں۔ کیا کوئی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
عادل: جی، میں کہنا چاہتا ہوں۔

ندیم: جی عادل۔

عادل: جس چیز نے میری توجہ کھینچی وہ یہ تھی کہ کس طرح حضرت فلپس رُوح کی رہنمائی میں تھے جب رُوح نے انہیں جنوب کی طرف جانے کو کہا۔ اور پھر اُس زتھ کے قریب جانے کو کہا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے انہیں ایتھوپیا کے خوچہ کے لئے استعمال کیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی خدا کی آواز سننے کے لئے حساس ہونا اور اپنے آپ کو اُس کی رہنمائی کے تابع کرنا چاہیے۔

ندیم: عادل۔ یہ سچ ہے۔ ہم اس کہانی میں دیکھ سکتے ہیں کہ حضرت فلپس بہت مصروف تھے۔ کیونکہ بہت سے دیہاتیوں میں بٹا رت کا کام کر رہے تھے لیکن انہوں نے خود کو پاک رُوح کی رہنمائی میں دے دیا۔ خواہ وہ صرف ایک آدمی کے لئے تھی نہ کہ دیہات یا لوگوں کی بڑی تعداد کے لئے۔

پروین: ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بائبل مقدس ذکر کرتی ہے کہ یہ حضرت فلپس ہی تھے جو ایتھوپیا کے حبشی خوچہ سے ملنے کو تیار ہو گئے اور اُس سے کہا ”کیا تم جو پڑھ رہے ہو اُسے سمجھتے بھی ہو۔“ ہمیں بھی اردگرد کے لوگوں کی طرف پہلا قدم اٹھانا چاہیے۔ اور اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے پاس آئیں۔

ندیم: پروین بالکل درست۔

عادول: ندیم بھائی، کچھ اور بھی ہے جس نے میری توجہ کھینچی اور میں اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔
 ندیم: جی عادول۔

عادول: جب ایتھوپیہ کا خبیہ ایمان لایا تو اس نے حضرت فلپس سے بپتسمہ دینے کو کہا۔ اس وجہ سے اس نے رتھ کو روکنے کا حکم دیا اور وہ اور حضرت فلپس پانی میں اترے۔ اور اس نے بپتسمہ لیا۔

ندیم: عادول یہ صحیح ہے اور میں کچھ پانی کے بپتسمے کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا ہم سب جانتے ہیں کہ خود عیسیٰ مسیح نے حضرت یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پانی کا بپتسمہ بہت لازمی ہے اور ہماری زندگیوں میں خدا کے ساتھ ہمارے رشتہ کے لئے بہت اہم ہے۔ بائبل مقدس بتاتی ہے ”جو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے وہ بچ جاتا ہے۔“ اس کا مطلب ہے کہ بپتسمہ اور خدا پر ایمان اہم ہیں۔ اور یہ دونوں اکٹھے چلتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے کے بعد بپتسمہ لیا جائے۔ جب ایتھوپیہ کے خبیہ نے حضرت فلپس سے کہا ”میں بپتسمہ کیوں نہ پاؤں؟“ حضرت فلپس نے جواب دیا، اگر تو پورے دل سے ایمان لائے تو تو بپتسمہ لے سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ضروری ہے ایمان لانے کے بعد بپتسمہ لیں۔

گھبٹ: لیکن پانی کے بپتسمہ کی اہمیت کیا ہے۔

پروین: سب سے پہلے، یہ ایک فرمانبرداری کا عمل ہے۔ کیونکہ بائبل مقدس کہتی ہے، جو کوئی ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے نجات پاتا ہے۔ جب میں بپتسمہ لیتی ہوں میں فرمانبردار ہو رہی ہوتی ہوں اور اپنی زندگی میں نجات کے نظریے کو مکمل کر رہی ہوتی ہوں۔ حضرت یحییٰ یعنی یوحنا بپتسمہ دینے والے نے بھی لوگوں کو بتایا کہ وہ بپتسمہ لیں۔

ناصر: میں بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب عیسیٰ مسیح نے بپتسمہ لیا تو روح القدس ان پر کبوتر کی

شکل میں نازل ہوا اور کہا ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں“۔ یہی وجہ ہے پتسمہ کے دوران پاک رُوح حاضر ہوتا ہے اور بہت قوت میں ہوتا ہے۔

نائیلہ: اور ہم دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے پتسمہ پانے کے بعد اپنی بہت قوت والی اور مسح خدمت شروع کر دی۔ جس نے بہت سے لوگوں کو بدل دیا اور شفا دی۔

ندیم: نائیلہ بہن۔ یہ صحیح ہے۔ پانی میں پتسمہ لینے والا شخص اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ خُداوند عیسیٰ مسیح اُس کی زندگی کا بادشاہ ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ اُس نے خُداوند عیسیٰ مسیح کو اپنا خُدا اور منجی چن لیا ہے۔ یہ وہ صرف لوگوں کے سامنے نہیں کہتا بلکہ آسمان کے فرشتوں کے سامنے بھی کہہ رہا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے عیسیٰ مسیح کا اقرار کرتا ہے اور پاک رُوح بڑی قوت سے حاضر ہوتا اور پتسمہ پانے والے کو بھر دیتا ہے۔

پروین: ندیم آپ درست کہتے ہیں۔ کلام پاک میں لکھا ہے کہ پتسمہ پانے کے بعد ایتھوپیا کا خبیہ خوشی کرتا ہوا اپنی راہ پر چلا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ پاک رُوح خوشی دیتا ہے اور پتسمہ پانے والے کو نئی قوت عطا کرتا ہے۔

ندیم: خُدا کی تعریف ہو۔ کیا کوئی اور کچھ اس کے علاوہ کہنا چاہتا ہے۔

شمیم: ندیم بھائی، ایک مرتبہ کوئی شخص کہہ رہا تھا کہ جب ہم پتسمہ لیتے ہیں، دُفن ہوتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

ندیم: شمیم میں بتانا ہوں۔ رومیوں چھٹا باب تیسری اور چوتھی آیت پڑھیں۔

شمیم: (صفحہ لٹنے کی آواز)

کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جنہوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا پتسمہ لیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا پتسمہ لیا۔ پس موت میں شامل ہونے کے پتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دُفن ہوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں سے جلایا گیا اسی

طرح وہ بھی نئی زندگی میں چلیں۔

ندیم: اس کا مطلب ہے کہ پتسمہ کے دوران ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم عیسیٰ مسیح کے ساتھ مرتے ہیں اور اُن کے ساتھ دفن ہوتے ہیں اور جس طرح عیسیٰ مُردوں میں سے جی اُٹھے۔ جب ہم پتسمہ لیتے ہیں ہم بھی اپنی زندگیوں میں نئی قیامت محسوس کرتے ہیں۔ بالکل اس طرح جیسے آیت میں لکھا ہے ہم ایک نئی زندگی جیتتے ہیں۔ خُدا ہماری رُوحوں اور جانوں کو پھر سے نیا بنا دیتا ہے۔

اکبر: میں نہیں سمجھتا تھا کہ پتسمہ اس قدر اہم ہے۔ میں خوش ہوؤں ہم نے اس کے بارے میں گفتگو کی۔ اس نے سچ سچ آنے والے دنوں کے دوران اس قدم کو اٹھانے کے لئے میرا حوصلہ بڑھایا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ خُدا اُس کا حکم ماننے کے لئے میرا حوصلہ بڑھا رہا ہے۔ اور پتسمہ پانے کے لئے میری حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

ندیم: خُدا کی حمد ہو۔ اتھنویا کے خوبے کی کہانی کے وسیلے سے اُس نے ہماری مدد کی کہ ہم اس حقیقت کو جان سکیں کہ وہ پتسمہ کے وسیلے سے نہ صرف ہمیں پانے خاندان میں قبول کرتا ہے بلکہ ہمیں نئی فطرت بھی عطا کرتا ہے۔ ہمارا خُدا سچ سچ عظیم ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگلی عبادت ہم پھر پارک میں کریں گے۔

گھبت: کیا مطلب، ندیم بھائی، عبادت پارک میں کریں گے۔

ندیم: جی گھبت، ہم پہلے بھی بات کر چکے ہیں کہ کلیسیاء ایمانداروں کا ایک گروہ ہے جو کسی بھی جگہ خُداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں اکٹھی ہو سکتی ہے۔ اگلے ہفتے ہم پارک میں نکلنے کی کھڑکی کے پاس ملیں گے۔ خُداوند عیسیٰ مسیح آپ سب کو برکت دے۔

تمام: آمین۔